43640 ـ حج اور عمرہ میں وہ اوقات جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء مانگی ہے

سوال

حج اور عمرہ میں کونسے اوقات ہیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء مانگی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارے سائل بھائی اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے، حاجی اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ تعالی کا مہمان اور اس کے پاس آنے والا وفد ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے تو انہیں بلایا ہی اس لیے ہے کہ انہیں عطا فرمائے، اور اس نے انہیں یہاں طلب کیا ہی اس لیے ہے کہ ان کی عزت و تکریم کرے.

صحیح حدیث میں ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والا غازی اور حاجی اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ تعالی کے وفد ہیں، اللہ تعالی نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت قبول کی اور انہوں نے اس سے مانگا تو اللہ تعالی نے نے عطا فرمایا "

سنن ابن ماجہ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (1920) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اللہ تعالی کی طرف سے ان کے لیے سب سے عظیم اور بڑا عطیہ ۔ حالانکہ سب عطیات ہی عظیم ہیں ۔ یہ ہے کہ وہ حج سے اس طرح واپس پلٹتے ہیں جیسا آج ہی ماں نے جنم دیا ہو، جبکہ وہ حج پر آئے تو اپنے ساتھ بہت سے گناہ لیکر آئے تھے، اور غلطیوں اور خطاؤں سے لت پت تھے، اور جب وہ ان مقدس جگہوں کو چھوڑ کر پلٹتے ہیں تو گناہوں سے بالکل صاف اور ہلکے ہو چکے ہوتے ہیں، اور جب انہوں نے اپنی سواریاں اللہ کریم و رحیم کے دروازے کے سامنے بٹھائیں تو وہ اللہ تعالی کی رحمت و خوشنودی کے ساتھ واپس پلٹتے ہیں.

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے اس بیت اللہ کا حج کیا اور حج میں اس نے بیوی سے جماع نہ کیا اور نہ ہی فسق و فجور کیا تو وہ اس طرح واپس پلٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو "

اللہ سبحانہ وتعالی کی کیا عظیم شان و عظمت و جلال ہے! کہ اللہ تعالی نے وہ سب صحیفے لپیٹ ڈالے جو گناہوں سے بھرے پڑے تھے! بیت اللہ کی طرف اٹھنے والے مسلمان کے قدموں کی بنا پر، افسوس جس سے ایسا سفر جاتا رہے اور وہ نہ کر سکے تو کیا حاصل ہوا !

اور جس نے اسے حاصل کیا اور اس سفر پر چل نکلا تو اس نے کیا کھویا !

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں "

اور وہ اوقات جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں دعاء فرمائی درج ذیل ہیں:

1 ـ صفا پہاڑی پر دعاء کرنا:

اس کی دلیل جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی طویل حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا طریقہ بیان ہوا ہے، اس حدیث میں ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی سے ابتدا كي اور پہاڑی پر چڑھے حتی کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالی کی وحدانیت بیان اور اللہ اکبر کہا اور یہ کلمات کہے:

" لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ، لا إله إلا الله وحده ، أنجز وعده ، ونصر عبده ، وهزم الأحزاب وحده "

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریك نہیں، بادشاہی اس کی ہے، اور تعریف بھی اس کی، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد و نصرت فرمائی، اور اکیلے ہی سب لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا.

پھر ان کلمات کے مابین دعاء فرمائی اور ان کلمات کو تین بار دھرایا.

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

2 ـ مروہ پر دعاء کرنا:

مندرجہ بالا حدیث طویل حدیث میں ہے کہ:

" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مروہ کی طرف اترے حتی کہ جب وادی میں ان کے قدم ثابت ہوئے تو وہاں دوڑ لگائی، اور مروہ پہاڑی پر آ گئے اور مروہ بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

3 ـ مشعر حرام کے پاس دعا کرنا:

جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ہی آیا ہے کہ:

" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے حتی کہ مشعر الحرام (یہ مزدلفہ میں ایك پہاڑ ہے) کے قریب آئے اور قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ کی وحدانیت بیان کی، اور اچھی طرح روشنی ہو جانے تك وہاں کھڑے رہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

4 ـ یوم عرفہ میں دعاء کرنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عرفہ والے دن کی دعاء سب سے بہترین ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3585) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4274) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

5 ـ چھوٹے اور درمیانے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد دعاء کرنا:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں سالم بن عبد اللہ سے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قریب والے جمرہ کو سات کنکریاں مارتےاور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے، اور پھر کھلی جگہ پر کچھ آگے ہو کر قبلہ رخ ہونےکے بعد بہت دیر کھڑے ہو کر ہاتھ بلند کر کےدعاء کرتےاور پھر درمیانے جمرہ کو بھی اسی طرح کنکریاں مارتے، اور بائیں جانب علیحدہ ہو کر قبلہ رخ ہونے کے بعد کھڑے ہو کر ہاتھ بلند کر کے لمبی دعا کرتے، اور پھر بڑے جمرہ کو کنکریاں مارتے جو کہ وادی میں ہے اور وہاں نہ کھڑے ہوتے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی

عنہما کہتے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1752).

واللہ اعلم .